۶۰ سال پہلے

ایک کردار یہ بھی!

ہم نے [قیامِ پاکستان کے موقع پر دارالاسلام پٹھانکوٹ میں] دفاع کا تفصیلی نقشہ مرتب کر کے مورچوں کو مضبوط کیا اور سرِ شام ہی عورتوں اور بچوں کو امیر جماعت کے مکان میں جمع کر کے ہر صورت حال کے مقابلے کے لیے تیار ہو گئے۔ امیر جماعت نے عورتوں کو خطاب کر کے فرمایا کہ "شاید اہلِ دارالاسلام کی زندگی کا یہ آخری دن ہو۔ جب تک ہم میں سے ایک مرد بھی زندہ ہے، دشمن ان شاءاللہ تم تک نہ پہنچ سکے گا۔ لیکن اگر مرد خدانخواستہ ختم ہو جائیں تو تمھیں مومن عورتوں کی طرح کٹ مرنا ہوگا، نہ خودکشی کرنا اور نہ اپنے آپ کو زندہ کسی کے حوالے کرنا۔ جو حملہ آور ہو اس کا مقابلہ کرو اور اپنی عزت کے لیے لڑ کر جان دے دو"۔ یہ پوری رات دارالاسلام کے مردوں اور عورتوں کے لیے بالکل محاذ جنگ کی سی کیفیت میں گزری...

اسی روز (۲۵ اگست ۴۷ء) شام کو عصر کے بعد ہمارے رفقا لاہور سے ایک کنوائے کے ساتھ دو بسیں لے کر دارالاسلام پہنچ گئے... [اور کہا] "آپ لوگ عورتوں اور بچوں کو لے کر فوراً سوار ہو جائیں، سامان اور دوسری اشیا کا خیال چھوڑ دیں"... لیکن ہم ڈھائی ہزار پناہ گزینوں کو اپنے ہاں پناہ دے چکے تھے... اس لیے امیر جماعت نے فرمایا کہ "جب تک پناہ گزینوں کی حفاظت کا تسلی بخش انتظام نہ ہو جائے یا ان کو ساتھ لے کر چلنے کا بندوبست نہ ہو جائے، ہم دارالاسلام سے نہیں جائیں گے۔ ہم نے انھیں خدا اور رسول کے نام پر پناہ دی ہے۔ ہم اپنے عہد کو ان شاءاللہ ہر قیمت پر پورا کریں گے"۔ آخر کار طے ہوا کہ عورتوں اور بچوں کو ان بسوں میں بھیج دیا جائے اور مرد سارے کے سارے دارالاسلام میں پناہ گزینوں کے ساتھ رہیں... [اس دوران] ۲۹ اگست کی شام کو فوج نے آ کر دونوں جگہ کا چارج لے لیا۔ اس طرح سے پناہ گزینوں کی حفاظت کی جو ذمہ داری ہم نے اٹھائی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس سے ہمیں بخیر و خوبی سبک دوش فرما دیا۔

اسی روز شام کو خدا کی مدد پہنچ گئی۔ لاہور سے ایک اور فوجی قافلے کے ساتھ غازی صاحب تین بسیں لے کر آ گئے۔ ہم نے اپنے کپڑے، ضروری برتن، مکتبے کی کتابوں کا بڑا حصہ، اور جماعت کا دوسرا زیادہ سے زیادہ سامان لادا۔ اپنے تین رفقا کو پناہ گزینوں کی ڈھارس بندھانے اور جماعت کے بقیہ سامان کی حفاظت کے لیے دارالاسلام میں چھوڑا، اور جتنے پناہ گزینوں کو ساتھ لیا جا سکا انھیں ساتھ لے کر ۳۰ اگست ۴۷ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے کے قریب دارالاسلام سے لاہور روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد پھر دارالاسلام سے ہمارے ذاتی یا جماعت کے سامان میں سے کوئی چیز نہیں لائی جا سکی۔ ('خلاصہ روداد جماعت اسلامی'، میاں طفیل محمد، ترجمان القرآن، جلد ۳۱، عدد ۴، شوال ۱۳۶۷ھ، اگست ۱۹۴۸ء، ص ۶۷-۶۹)